نور ہدایت فاؤنڈیشن

(آغاز سے اب تک)

ہند کے اولین مجتہد مجدد شریعت آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت دلدار علی نقوی غفران مآبؒ جنہوں نے پہلی دفعہ ہندوستان میں شیعوں کو ۱۳؍رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز جماعت پڑھائی اور اور ۲۷؍رجب ۱۲۰۰ھ کو پہلی نماز جمعہ پڑھائی، جن کے مصنفات و مؤلفات اور مساعی جمیلہ نے دین و شریعت کو صحیح خدوخال میں پیش کرنے کا مجاہدہ کیا، نور ہدایت کو جنوبی ایشیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی سعیٔ مشکور کی اور شیعہ سماج کو دینی قیادت دی، انہیں کے مشن کی توسیع کے لئے ۱۵؍جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۶؍جولائی ۲۰۰۳ء یعنی بروز ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام 'نور ہدایت فاؤنڈیشن' کا قیام قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب امام جمعہ لکھنؤ کی سرپرستی و نگرانی میں عمل میں آیا تھا۔ نور ہدایت فاؤنڈیشن نے اس مختصر مدت میں مختلف شعبوں میں جو خدمات انجام دئے وہ حسب ذیل ہیں:

شعبۂ اشاعت

ماہنامہ شعاع عمل:-

محرم ۱۴۲۵ھ مطابق مارچ ۲۰۰۴ء سے اردو و ہندی زبان میں ایک معیاری علمی اور تحقیقی ماہنامہ 'شعاع عمل' کی ہر ماہ پابندی سے اشاعت ہو رہی ہے۔ یہ رسالہ ہند و بیرون ہند کے بیشتر کتب خانوں نیز محققین و علماء کرام کو تقریباً ۸۰۰ کی تعداد میں مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ صرف ۲۰۰ حضرات سے بطور ممبری فیس سالانہ دوسو روپئے لئے جاتے ہیں۔ اس رسالہ میں ہم زیادہ تر ان علماء کرام کے مضامین شائع کرتے ہیں جن کے زندہ و پائندہ مضامین صاحبان تحقیق کے لئے مرکز و محور ہوتے ہیں یا ایسے معیاری مضامین جو امتدادِ زمانہ کے باعث تشنۂ اشاعت رہ گئے۔

چنانچہ محرم نمبر ۱۴۲۵ھ مطابق مارچ ۲۰۰۴ء سے اب تک یعنی ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۶ء تک اس معیاری اور تحقیقی ماہنامے کے ۱۴۲ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ یوں تو یہ رسالہ ہر ماہ ۲۷ صفحات پر مشتمل فور کلر گیٹ اپ کے ساتھ شائع ہوتا ہے مگر اب تک ہم نے شعاع عمل کے ۱۹ ضخیم خصوصی شمارے بھی جن میں اکثر ۱۴۸ صفحات پر مشتمل ہیں، شائع کئے ہیں۔ جن میں ہر سال محرم کے موقع پر بعنوان 'محرم نمبر' کے علاوہ 'مرسل اعظم نمبر'، 'اتحاد اسلامی نمبر'، 'سیدۂ عالم نمبر'، 'امام حسن عسکری نمبر'، 'سیدہ زینب نمبر' اور 'اربعین نمبر' قابل ذکر ہیں۔ اس سلسلہ کا ہر شمارہ شعاع عمل کا صرف ایک شمارہ نہیں بلکہ

دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔شعاع عمل میں اردو زبان میں پہلے شمارے سے اب تک ۱۳۵ر اداریے(ابتداء سے چند برسوں تک منثور و منظوم اداریے مدیر ماہنامہ اسیف جائسی کے قلم سے ہیں اور ادھر کئی برسوں سے اب تک کے اداریے نگران ماہنامہ ادیب باکمال م۔ر۔عابد کے قلم سے ہیں)، ۹۲۰ معیاری اور تحقیقی مضامین کے علاوہ ۱۲۰ر اہم خبریں ملک ایران سے متعلق اور ۳۴ر اہم خبریں صدر ایران سے متعلق، ۷۰ر اہم خبریں ارض فلسطین اور وہاں کے مظلومین کے متعلق، ۳۰ر اہم خبریں ولی امر مسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کے تعلق سے، ۵۰ر اہم خبریں عراق اور وہاں کے حالات سے متعلق، ۱۱ر خبریں لبنان سے متعلق، اور ارض فلسطین کے مظلومین کی حمایت اور امریکا و اسرائیل کے ظلم و بربریت اور اس کی سازشوں پر قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب امام جمعہ لکھنؤ کے پرزور احتجاجوں اور جلوسوں کے متعلق اور ہندوستان میں شیعوں کی سرگرمیوں سے متعلق ۲۵۲ر اہم خبریں بھی شائع ہوئی ہیں اور مختلف ممالک سے متعلق بھی چند اہم خبریں شائع ہوئی ہیں۔اس کے علاوہ شعاع عمل کے کور میں اب تک تقریباً ۱۰ر پیغامات بانی انقلاب اسلامی ایران حضرت امام خمینیؒ کے، ۱۴ر پیغامات رہبر معظم کے، ۷ صدر ایران جناب احمدی نژاد کے، ۴ر پیغامات سید حسن نصر اللہ کے، ۴۸ر پیغامات قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کے اور ۱۰۰ر پیغامات محقق اعظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کے اور ۷ر پیغامات پروفیسر علامہ علی محمد نقوی صاحب کے شائع ہوئے ہیں۔ماہنامہ شعاع عمل چونکہ تحقیقی و مذہبی جریدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اردو و فارسی ادب پر بھی کام کرنے میں کوشاں ہے اسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس میں اب تک نوحے اور سلاموں کے علاوہ تقریباً ۸۰ مراثی بھی شائع ہو چکے ہیں۔جن سے ہندوستانی شعراء پر تحقیقی کام کرنے والے استفادہ کر رہے ہیں۔چونکہ ہندوستان کے نوجوان اردو کی بنسبت ہندی زبان میں آثار شیعی کا مطالعہ زیادہ پسند کرتے ہیں، اس لئے شعاع عمل کے ۱۶ر صفحات پر ہی سہی مگر معیاری مضامین ہندی میں بھی شائع ہوتے ہیں۔چنانچہ پہلے شمارے سے اب تک ۶۰۴ر معیاری، اصلاحی اور تحقیقی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔اور ایران، ہندوستان، فلسطین، عراق اور لبنان سے متعلق ۸۷۸ر اہم خبریں شائع ہوئی ہیں۔

ملحوظ رہے کہ شعاع عمل میں طبع شدہ مضامین کے علاوہ بھی کئی سو مضامین ٹائپ ہو کر طباعت کے لئے آمادہ ہیں جو انشاءاللہ وقتاً فوقتاً شائع ہونگے۔نور ہدایت فاؤنڈیشن نے اپنے شعبۂ اشاعت سے اب تک سلسلہ وار ۳۰ر کتابیں بھی شائع کی ہیں جن میں ۲۵ر کتابیں اردو زبان میں اور اُن میں ۱۹ر کتابیں مختلف موضوعات پر نثر میں اور ۶ر کتابیں نظم میں شائع ہوئی ہیں۔اس کے علاوہ چار کتابیں ہندی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔

(۱) شعبہ اشاعت میں مستقل کتاب کی اشاعت کا آغاز ولی امر مسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کی تصنیف "**امام زین العابدین علیہ السلام کی زندگی** ایک تحقیقی مقالہ" کی اشاعت سے ہوئی اس کتاب کا ترجمہ مولانا ولی الحسن رضوی نے کیا ہے اور اداریہ مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جائسی نے تحریر کیا ہے۔کتاب ۱۲۱ر صفحات پر مشتمل ہے۔اس کی اشاعت ستمبر ۲۰۰۳ء میں ہوئی۔یہ کتاب اس سلسلۂ اشاعت کی پہلی کڑی ہے۔

(۲) شعبۂ اشاعت کی دوسری پیشکش بعنوان "**تصور مهدی** علیہ السلام" فیلسوف اسلام آیۃ اللہ سید باقر الصدر کی

تصنیف ہے۔ ۲۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب بھی ستمبر کے آخر میں ۲۰۰۳ء میں ہی شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اُن تمام سوالوں کے جوابات موجود ہیں جو اکثر مخالفین یا تجدد پسند افراد کی طرف سے حضرت ولی عصر امام زمانہؑ کے وجود، غیبت اور طول عمر پر اٹھائے جاتے ہیں۔ اس کتاب پر بھی اداریہ مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی کا ہے۔

(۳) نور ہدایت کی تیسری پیشکش ہندی زبان میں ہے۔ "**نشان راہ**" کے عنوان سے اس کتاب میں خطیب انقلاب مولانا حسن ظفر نقوی صاحب پاکستان کے اصلاحی اور تربیتی مضامین ہیں اس میں حالات حاضرہ کے مسائل، معاشرہ کی بے راہ روی پر نقد و تبصرہ کرتے ہوئے مصنف موصوف نے تمام برائیوں کے ختم کرنے کے طریقے بھی تعلیم فرمائے ہیں۔ ملت خوابیدہ کے اذہان کو جھنجھوڑ کر دعوت عمل دی ہے۔ یہ اصل کتاب اردو زبان میں تھی مگر اسے مولانا حیدر علی صاحب نے بڑی جانفشانیوں سے ہندی شکل و صورت کی بنا کر پیش کیا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں مصنف موصوف نے ایک شکریہ نامہ بھی تحریر کیا ہے، جو شامل کتاب ہے۔ کتاب پر اداریہ اسیفؔ جائسی صاحب کا ہے۔ اور مقدمہ عالیجناب آل محمد رزمی صاحب (کراچی، پاکستان) نے تحریر فرمایا ہے۔ ۱۷۲ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب جون ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔

(۴) گلکدۂ مناقب:-

۱۱۰ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب نظم میں ہے۔ اس میں ہندوستان کے اُن عظیم علماء کی غزلوں، نظموں، قصیدوں اور منقبتوں کا انتخاب ہے جو بیک وقت عظیم عالم ہونے کے ساتھ ساتھ کہنہ مشق شاعر بھی تھے۔ اس مجموعہ کو مولانا حیدر علی صاحب نے ترتیب دیا ہے اور 'شموس علم و ادب' کے عنوان کے تحت اسیفؔ جائسی نے مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں کافی شرح و بسط سے ان عظیم علماء کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ مجموعہ جولائی ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔ اس کے آخر میں ہجری سن میں جناب تنویرؔ نگروری کا قطعۂ تاریخ طباعت ہے اور عیسوی سن میں قائم مہدی نقوی تہذیبؔ نگروری کا قطعہ تاریخ طباعت ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ کا اور جناب اثیرؔ جائسی کا بھی قطعہ تاریخ طباعت ہے۔

(۵) علمدار کربلا:-

ہندی زبان میں دوسری اور مجموعی اعتبار سے پانچویں پیش کش ہے۔ ۱۳۱ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب مشہور صحافی اور خانوادۂ اجتہاد کے موجودہ نامور قلم کار جناب شکیل حسن شمسی نے جو ہندی زبان کے بھی اچھے جانکار ہیں، انہوں نے اس کتاب میں ہندی میں حضرت عباسؑ کے خاندانی حالات اور ان کی شجاعانہ زندگی اور اطاعت گزاری کا تذکرہ اور پھر کربلا میں ان کے بے مثال کارنامے کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲ پر رئیس موسسہ

نور ہدایت اسیفؔ جائسی کے قلم سے اداریہ بھی ہے۔ یہ کتاب اگست ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔

(۶) ہندوستان میں شیعیت کی تاریخ اور وصیت نامہ حضرت غفران مآب علیہ الرحمہ:-

نور ہدایت فاؤنڈیشن کی بہت اہم اور چھٹی پیشکش ہے۔ یہ کتاب نومبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں (۱) اداریہ از مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی (۲) ہندوستان میں شیعیت از صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد نقوی طاب ثراہ (۳) شیعہ کانفرنس از عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید کلب حسین طاب ثراہ (۴) ہندوستان میں شیعوں کی مجمل تاریخ اور بنائے شیعہ کانفرنس از شیخ ممتاز حسین جونپوری طاب ثراہ (۵) ایک گزارش از م۔ر۔عابد (۶) تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ از آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ (۷) مذہب شیعہ ایک نظر میں از سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ۔ اس کے بعد مسلسل کتاب از قلم ادیب اعظم مولانا سید محمد باقر شمسؔ طاب ثراہ کی بعنوان 'ہندوستان میں شیعیت کی تاریخ' اس طویل اور تحقیقی مضمون کے بعد اسی کتاب کے آخر میں الوصیۃ والنصیحۃ کا ترجمہ مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی کے قلم سے، یہ بھی باوجود اس کے کہ اسی کتاب میں منسلک ہے مگر حقیقتاً بہت اہم کتاب ہے اور کیوں نہ ہو یہ ہندوستان کے اولین مجتہد حضرت دلدار علی نقوی غفران مآبؒ کے وصیت نامے کا اردو ترجمہ ہے، یہ وصیت بظاہر تو حضرت غفران مآبؒ نے اپنے بیٹے حضرت سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ کو کی ہیں مگر اس سے قوم کی ہر فرد استفادہ کر سکتی ہے۔ اس وصیت نامہ پر علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی طاب ثراہ کی تقریظ کے ساتھ سند العلماء مولانا سید رضی حسن جائسی کی بھی تقریظ ہے اس کے بعد عرض مترجم کے عنوان سے ترجمہ نگار وصیت نامہ امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ کی اپنی تحریر بھی ہے۔ کتاب کے آخر میں تاریخ اشاعت پاک کے عنوان سے ایک مسدس ادیب باکمال جناب م۔ر۔عابد لکھنؤ کا ہے جس کے آخری مصرعہ سے اس پوری کتاب کی اشاعت کی تاریخ نکلی ہے۔ پوری کتاب صرف ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے مگر اپنی اہمیت کے اعتبار سے منفرد ہے۔

(۷) انسان اعظم:-

نور ہدایت فاؤنڈیشن کی ساتویں اور سب سے عالیشان پیشکش، اس میں انسان اعظم حضرت علی ابن ابی طالب کی حیرت انگیز زندگی کے متعلق اقوام عالم کے محققین و دانش مند حضرات کے اقوال کے ساتھ ساتھ حضرت علیؑ کی مثالی زندگی کا بڑے مفصل انداز سے تذکرہ ہے۔ یہ تصنیف علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی طاب ثراہ کی نگارشات میں نمایاں تصنیف ہے۔ ۲۳۶ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب مجلد دسمبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فہرست عناوین کے بعد سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی نے اداریہ تحریر کیا ہے اس کے بعد انسان۔۔۔۔انسان اعظم کے عنوان سے جناب م۔ر۔عابد کا

۱۴۳ رصفحات پر مشتمل تحقیقی مقدمہ بھی شامل ہے،م۔ر۔عابد نے اپنے مقدمہ کے آخر میں کتاب کی تاریخ اشاعت کے سلسلے میں ایک نظم بھی تحریر کی جس کے آخری مصرعہ ''دیکھیں یہ نور ہدایت کی درخشاں آگہی'' میں کتاب کی تاریخ اشاعت بھی ہے۔ اس کے بعد نور ہدایت فاؤنڈیشن کے سرپرست قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی کا تبصرہ ہے اس کے بعد علامہ سید مجتبیٰ حسن کامونپوری طاب ثراہ کے بھی قلم سے مختصر مگر جامع تبصرہ ہے۔کتاب کے آخر میں جناب م۔ر۔عابد نے کتاب کے ماخذات کی ترتیب وتہذیب بڑی دقت نظر سے کی ہے۔

(۸)امیر مختار علیہ الرحمہ:-

امیر مختار نور ہدایت نے اپنی بڑھتی ہوئی پیش رفت میں جنوری ۲۰۰۷ء میں ۲۷۰ رصفحات پر مشتمل خطیب انقلاب مولانا حسن ظفر نقوی، کراچی کی تقریروں کا مجموعہ بعنوان 'امیر مختار' پیش کیا۔مجموعۂ تقاریر میں حضرت مختارؒ کی جوش وجذبہ سے سرشار مکمل سوانح ہے۔اس کتاب کے شروع میں ریحان اعظمی صاحب کے چند اشعار حضرت مختارؒ کی مدح وثنا سے متعلق ہیں اور پھر مولانا حسن ظفر صاحب کی کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں شکریہ اور پھر مصنف کتاب کا مختصر خاندانی تذکرہ اور کتاب پر تبصرہ اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور پھر ادیب باکمال م۔ر۔عابد صاحب کا تحقیقی مقدمہ سونے پر سہاگہ ہے،اس کے علاوہ 'ایک درخشاں ستارہ: امیر مختارؒ' کے عنوان کے تحت پروفیسر ایس۔جی۔عباس کا تبصرہ بھی معلوماتی ہے۔تقاریر کی ابتداء سے بالکل پہلے قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کا تہنیت نامہ اور بعدہٗ سید عابد حسین حسینی کی تقریظ ہے۔یہ کتاب ذوق مطالعہ رکھنے والے محترم قارئین کے ساتھ ساتھ ذاکرین حضرات کے لئے بھی ایک اچھا تحفہ ہے۔

(۹)شیعہ سنّی سمجھوته:-

ہندی واردو میں یہ مختصر کتابچہ لکھنؤ میں جلوسوں کو لے کر ہوئے سمجھوتے سے متعلق ہے۔اس کے ٹائٹل کور پر مولانا صفی لکھنوی کی نظم اتحاد کا ایک مشہور شعر جلی حروف میں تحریر ہے کہ

ایسے محل پہ دوستو! رخنہ گری ہے خودکشی　　　ہم بھی اسی جہاز میں تم بھی اسی جہاز میں

اس کے بعد ایک مختصر مقدمہ اسیفؔ جائسی کا ہے جو کتابچہ کے پس منظر سے متعلق ہے۔

(۱۰)محکم آیات:-

۸۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب نومبر ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی نام کی مناسبت سے دیدہ زیب کور بھی اپنے کور ڈیزائنر جناب صغیر حسن صاحب ایڈورٹائزرس انڈیا کی فنکارانہ مہارت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔اس کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ

اس میں کیا ہے۔اس کتاب کے مولف الحاج ڈاکٹر رضا حسین صاحب اسی کتاب کے اپنے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''ہم نے انہیں محکم آیات کو جمع کیا ہے جو روزمرّہ کی زندگی کی ہدایت اور راہبری کے لئے ضروری ہیں''۔اس کتاب پر اداریہ رئیس مؤسسہ اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور اس کے بعد خطیب انقلاب مولانا حسن ظفر صاحب قبلہ کراچی کی بصیرت افروز تقریظ ہے۔مختصر یہ کہ اپنی زندگی کو قرآن کی روشنی میں گزارنے کے لئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے۔

(۱۱)صحیفۃ الساجدین:-

نور ہدایت فاؤنڈیشن کے اشاعتی سفر میں دعاؤں، زیارتوں اور قصیدوں کے اعتبار سے یہ پہلا مختصر مجموعہ ہے۔اس میں پرنس سرتاج مرزا صاحب مرحوم کے مرتب کردہ دعاؤں اور زیارتوں کے دو مختصر کتابچوں کو یکجا کر کے اور محافل میں پڑھنے کی غرض سے چہاردہ معصومین علیہم السلام کی شان میں مختلف شعرا کے منتخب قصائد بھی شامل کر کے کتاب کو حد درجہ کارآمد بنا دیا گیا ہے۔اس کتاب کے صفحہ چار پر تہذیب نگروری کا اداریہ ہے۔اس کتاب کی اشاعت فروری ۲۰۰۸ء میں ہوئی۔

(۱۲و۱۳)صہیونی دھشت گردی (اردو) واسرائیل کا آتنک واد (ھندی):-

جناب شکیل حسن شمسی کا سفرنامہ ہے جو اردو و ہندی میں الگ الگ ۲ کتابوں کی صورت میں شائع ہوا ہے۔اس کتاب میں اسرائیلی دہشت گردی، اور یہودیت کا عینی مشاہدہ اور اس کی بنیاد اور سازشوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔کتاب کھولنے کے فوراً بعد یعنی کور کی پشت پر ایک جانب ولی امر مسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کا بیان فلسطین کی نئی نسل کی بیداری سے متعلق اور دوسری طرف سربراہ حزب اللہ حجۃ الاسلام سید حسن نصر اللہ کا بیان شکست خوردہ اسرائیل سے متعلق شائع ہے۔مصنف نے کتاب کو حماس اور حزب اللہ کے جیالے ان ناصرانِ اسلام کے نام سے منسوب کیا ہے، ''جو اپنے لہو کی دھار سے خنجروں کو کند کرنے میں مصروف ہیں۔'' اس کے بعد اداریہ اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور جناب عزیز برنی صاحب گروپ ایڈیٹر سہارا اردو میڈیا کی تحریر ہے انہوں نے اپنے اس پیش لفظ میں اس کتاب کو مکمل دستاویز کہا ہے۔کتاب کے ٹائٹل کور پر ایک جانب اسرائیلی دہشت گردی اور ظلم و بربریت کے مناظر ہیں۔اور دوسری جانب قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کا پیغام صوری و معنوی اعتبار سے قابل دید ہے۔ان دونوں کتابوں کی اشاعت ۲۶ ستمبر ۲۰۰۸ء میں ہوئی۔

(۱۴)امام حسین علیہ السلام کا سندیش مانوتہ کے نام:-

دراصل یہ مختصر کتابچہ محقق اعظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کے معرکہ آرا مضمون ''حسینؑ کا پیغام عالم انسانیت کے نام'' کا ہندی ترجمہ ہے۔ہندی ترجمہ مفکر اسلام ڈاکٹر مولانا کلب صادق صاحب قبلہ کا ہے، اس مضمون میں

سیدالعلماء نے سیدالشہداء حضرت امام حسینؑ کی زبانی ان کا تعارف کراتے ہوئے مدینہ سے کربلا تک کا سفر اور کربلا میں خودگذشت کا تذکرہ فرماتے ہوئے عالم انسانیت کے نام حسین علیہ السلام کی زبانی ان کا پیغام تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتابچہ ۲۰ رصفحات پر مشتمل ہے مضمون کی شروعات سے پہلے ایک صفحہ میں نور ہدایت کے سربراہ اسیف جائسی کے قلم سے اداریہ ہے۔

(۱۵) اسلامی عقیدے حصہ اول (ھندی):-

۲۸۰ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب ایران کے لارستان کے نامور صاحب قلم آیۃ اللہ سید مجتبیٰ موسوی لاری طالب ثراہ کی چار جلدوں پر مشتمل ''اسلامی عقائد'' (فارسی) کے پہلے حصہ کا ہندی ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ قائم مہدی نقوی تذہیب نگروری نے کیا ہے اور ترجمہ کے بعد ترتیب وتصحیح ہندی اردو اور انگریزی زبان کے اچھے واقف کار جناب م۔ر۔ عابد صاحب کی ہے۔ کتاب کے شروع میں ''پرکاشک کی میز'' کے عنوان کے تحت اداریہ اسیف جائسی صاحب کا ہے اور اس کے بعد لوک سبھا کے ترجمان جناب انل مصرا کا پیغام ہے اس کے بعد ''سمجھ کی پہل'' کے عنوان سے جناب م۔ر۔ عابد کا معلوماتی مقدمہ ہے۔ اس مقدمہ کے بعد ''اپنی بات'' کے عنوان کے تحت تذہیب نگروری نے اصل کتاب کے مصنف آیۃ اللہ مجتبیٰ موسوی لاری کے کارناموں پر مختصراً روشنی ڈالی ہے اور پھر ترجمہ میں پیش آنے والی دشواریاں بھی تحریر کی ہیں۔ اس مضمون کے بعد مصنف کے قلم سے اصل کتاب میں جو مقدمہ شائع ہوا تھا اس کا ہندی ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں خداشناسی، عدل، جبر واختیار اور قضا وقدر پر مفصل اور مدلل بحث ہے۔

کتاب کے ٹائٹل کور پر بائیں جانب کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک جم غفیر کی تصویر ہے جو اس بات کی غماز ہے کہ خانہ کعبہ خدا کے گھر کے احترام کے بارے میں کم از کم سبھی مسلمان متحد ہیں۔ ٹائٹل کور کے دائیں جانب مصنف کتاب کی تصویر کے ساتھ ان کا مختصر تعارف جاذب نظر ہے۔ یہ کتاب ۲۶ رجنوری ۲۰۰۹ء کو شائع ہوئی۔

(۱۶) کلام زائرہ:

اس کتاب میں ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید کلب حسین طاب ثراہ کی صاحب زادی محترمہ مرضیہ شمسی زائرہ صاحبہ کے ۲۱ رعدد نوحے شائع ہوئے ہیں۔ ۵۲ رصفحات پر مشتمل اس کتاب میں سب سے پہلے اداریہ اسیف جائسی صاحب کے قلم سے ہے پھر ایک زائرہ کی شاعری کے عنوان کے تحت مولفہ موصوفہ کے فرزند ارجمند مشہور صحافی وقلمکار جناب شکیل حسن شمسی صاحب کا مقدمہ کافی معلوماتی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت بھی جنوری ۲۰۰۹ء کے آخر میں ہوئی۔ کتاب کے کور پر حسینیہ حضرت غفرآن مآبؒ کی دلکش تصویر ہے۔

(۱۷)آسرا:-

مجموعۂ کلام شاعر آگہی تنویر مہدی نقوی تنویرؔ نگروری۔ حمد نعت، نظموں، منقبتوں، قصیدوں، سلاموں، قطعات اور مسدس غرض مختلف اصناف میں ۲۷۰ ؍صفحات پر مشتمل یہ مجموعۂ کلام اودھ کے نگرور ضلع بہرائچ نامی بستی کے جواں سال شاعر جناب تنویرؔ نگروری کے کلام کا مجموعہ ہے اس میں اداریہ اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب قبلہ کے قلم سے مختصر مگر جامع تبصرہ ہے۔اس کے بعد ''یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے'' کے تحت ادیب باکمال جناب م۔ر۔عابد صاحب کا معلوماتی مقدمہ ہے اور پھر ''منظور ہے گزارشِ احوال واقعی'' کے تحت کتاب کے مصنف نے خود اپنے اور اپنی شاعری کے بارے میں تحریر کیا ہے۔اس کے بعد کتاب میں دو باب ہیں (۱) باب الفضائل (۲) باب المصائب۔ باب الفضائل میں حمد، نعت، نظمیں، قصیدے، منقبتیں سلام کے علاوہ دو عدد مسدس بھی ہیں اور باب المصائب میں نوحے ہیں نوحوں کے بعد اتحاد کے عنوان سے ایک نظم اور آخر میں تاریخ اشاعت آسرا از قلم م۔ر۔عابد ایک تاریخی نظم ہے اس نظم کے آخری مصرعہ ''تنویر کو خوشی بھی ہوئی نکلا آسرا'' سے تاریخ اشاعت آسرا معلوم ہوتی ہے۔ دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر روضہ امام حسینؑ کی تصویر جاذب نظر ہے اور بائیں جانب کے ٹائٹل کور پر مصنف کتاب کی نمایاں تصویر ہے۔اس کتاب کی اشاعت ۱۰؍مئی ۲۰۰۹ء کو ہوئی۔

(۱۸)دُرِ نایاب:-

نور ہدایت کے اشاعتی سفر میں یہ اٹھارویں پیشکش ہے اس میں شہر بہرائچ کے معروف سوزخوان جناب یاور حسین رضوی یاورؔ بہرائچی کے ۱۲؍عدد سلام اور ۳ منقبتیں شائع ہوئی ہیں پوری کتاب ۴۰؍صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں بھی اداریہ مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی صاحب کا ہے اور اس کے بعد یاورؔ صاحب کی سوزخوانی اور شعر گوئی سے متعلق جناب م۔ر۔عابد کے تحقیقی اور معلوماتی مقدمہ نے کتاب میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔اس کتاب کا مسودہ مصنف کی خواہش پر ان کے بیٹے جناب مظہرؔ سعید صاحب (علیگ) نے نور ہدایت کو برائے اشاعت ان کی زندگی کے آخری دنوں میں دیا تھا، اس خواہش کے ساتھ کہ یہ ان کی زندگی ہی میں طبع ہوجائے مگر چونکہ مصنف کتاب کینسر جیسے مہلک مرض میں مبتلا تھے لہٰذا ان کی زندگی وفا نہ کرسکی اور جس دن لکھنؤ سے یہ کتاب طبع ہوکر بہرائچ روانہ کی جانے والی تھی اس سے قبل والی رات میں ان کا انتقال ہوگیا۔حالانکہ کتاب کے طبع ہونے کی خبر موصوف کو بذریعہ فون دی جاچکی تھی مگر کتاب پہنچنے سے قبل ہی پروانۂ اجل آگیا، خدا موصوف کے درجات بطفیل محمد وآل محمد بلند فرمائے۔ یہ کتاب مئی ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کے دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر روضہ امام حسینؑ کی دلکش تصویر اور بائیں جانب کے کور پر مصنف کتاب کی تصویر ہے۔

(۱۹)صراطِ سکون:-

سن اشاعت ستمبر ۲۰۰۹ء، پوری کتاب ۲۰۸ رصفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب نور ہدایت فاؤنڈیشن کی انیسویں پیشکش ہے۔

کتاب کے مصنف رٹائرڈ سائکیٹرسٹ، نارتھ مانچسٹر جنرل ہاسپٹل انگلینڈ الحاج ڈاکٹر سید رضا حسین نقوی رمزؔ ہیں۔ اس کتاب میں آج کی بھاگ دوڑ والی زندگی میں ایک انسان کس طرح ذہنی طور پر پرسکون رہ سکتا ہے اس کے لئے آسان اور مؤثر طریقے بتائے ہیں۔ کتاب بہت کارآمد ہے۔ اس پر بھی اداریہ مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی صاحب کا ہے اور تقریظ مولانا سید محمد جابر جوراسی صاحب کی اور پھر نہایت تحقیقی مقدمہ ادیب باکمال جناب م۔ر۔ عابد کا ہے۔ کتاب کے آخر میں جناب م۔ر۔ عابد کے ہی قلم سے صراط سکون کی تاریخِ طباعت ہے۔ اور سب سے آخر میں مصنف کتاب کی دیگر کتابوں کے بارے میں مختصر معلومات ہے۔ بائیں جانب کے کور پر مصنف موصوف کی تصویر اور دائیں طرف کے کور پر بہت پرسکون انداز میں فضا میں پرواز کرتے ہوئے کبوتر کی تصویر کتاب کے نام کے لحاظ سے پرکشش ہے۔

(۲۰)دعائے کمیل (عربی مع اردو ترجمہ):-

یہ کتاب ۶۸ رصفحات کی ہے اور سن طباعت اکتوبر ۲۰۰۹ء ہے اردو ترجمہ مولانا شیخ محسن علی نجفی صاحب کا ہے دعا سے پہلے ترجمہ نگار نے دعا، دعا کی عظمت، دعا کی طاقت اور فضیلت کے سلسلے میں چند احادیث کے سہارے مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

(۲۱)انوار معصومین علیہم السلام:-

ضخامت کے لحاظ سے نور ہدایت کی سب سے ضخیم کتاب ہے یہ پوری کتاب ۸۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ چہاردہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے متعلق یہ کتاب محترمہ ڈاکٹر نور النساء کی قلمی کاوش ہے۔ فہرست مضامین کے بعد ناشر کی میز کے عنوان کے تحت اداریہ مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی کا ہے اور اس کے بعد 'نور کے نام' کے تحت محقق اور ادیب باکمال محترم م۔ر۔ عابد صاحب کے تحقیقی مقدمہ نے کتاب کی اہمیت میں دوگنا اضافہ کر دیا ہے۔ مقدمہ کے بعد م۔ر۔ عابد صاحب کی ہی ایک نظم اس کتاب کی تاریخ اشاعت کے سلسلے میں ہے۔ آخر میں فہرست کتابیات بھی شامل ہے۔ اس کتاب میں حالات معصومین کے متعلق کافی مواد یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲۲)نور نعمت (ایشور یہ پردت ونجن) لکھنؤ کا دسترخوان:-

پوری کتاب ۱۱۴ رصفحات پر مشتمل ہے۔محترمہ نورالنساء صاحبہ نے اس کتاب میں لکھنؤ کے مشہور پکوان کی مختلف قسموں اوران کے بنانے کا بہت آسان طریقہ بتایا ہے امورخانہ داری میں خواتین کے لئے یہ کتاب نہایت کار آمد ہے کور پیج سے ہی کتاب میں کیا ہے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔یہ کتاب جنوری ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

(۲۳) تاثیرِ عزا (نوحہ جات شاعرات خاندان اجتہاد مع مختصر تعارف) حصہ اول:-

صفحات ۷۶، ضخامت کے اعتبار سے گوکہ یہ کتاب مختصر ہے مگر اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت ہی ضخیم کتابوں سے بھی اہم اورانوکھی ہے کیوں کہ اس میں آیہ اللہ العظمٰی سید دلدار علی نقوی غفران مآبؒ کے خانوادہ کی ۵۹ رشاعرات کے کلام مع مختصر تعارف یکجا کردیا گیا ہے۔اور یہ کارنامہ خاندان اجتہاد کی ہی باصلاحیت شاعرہ محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ نقوی نے انجام دیا ہے۔کتاب کے شروع میں اداریہ مصطفٰی حسین نقوی اسیفؔ جائسی کا ہے۔اس کے بعد جناب م۔ر۔عابد کا مقدمہ ہے اوراس کے بعد سلسلے وار خانوادۂ اجتہاد کی عالمات وشاعرات کا تعارف مولفہ کے قلم سے ہے اور پھر ۵۹ رشاعرات کے کلام ترتیب وار شائع ہوئے ہیں، کتاب کے آخر میں اسیفؔ جائسی اور محترمہ بنت زہرا صاحبہ ندیؔ الہندی کے قطعات تاریخ طباعت واشاعت ہیں۔دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر حسینیہ غفران مآبؒ کی تصویر ہے۔یہ کتاب جنوری ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی ہے اور اس موسسہ کی ۲۳ ویں پیش کش ہے۔

(۲۴) کونین کی دولت: مصنفہ محترمہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی ومحترمہ تنظیم زہرا نقوی کنیزؔ اکبرپوری۔
اس کتاب میں اِن دو بہنوں کی نظمیں حمد، نعت، منقبت، اور سلام کی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔اس مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ پوری کتاب سروق سے آخر تک منظوم ہے، پہلے منظوم عرض ناشر ہے اس کے بعد 'تنظیم حق ندیٰ' کے عنوان کے تحت منظوم مقدمہ ادیب باکمال م۔ر۔عابد کے قلم سے ہے اس کے بعد تاریخ اشاعت بھی م۔ر۔عابد کے قلم سے ہے تاریخ اشاعت کے بعد خلاصۂ سفر زندگی کے تحت مصنفہ کتاب بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی کے قلم سے ان کی خودنوشت ہے، اس کے بعد حمد ونعت و مناقب کا سلسلہ ہے۔یہ کتاب اپریل ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی۔

(۲۵) قرآنی آیات درمدح مولائے کائناتؑ:

مصنفۂ الحاج ڈاکٹر رضا حسین نقوی رمزؔ، جیسا کہ کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے اس کتاب میں وہ محکم آیات جو مدح علیؑ ابن ابی طالبؑ میں نازل ہوئیں انہیں مع ترجمہ وتفسیر یکجا کردیا گیا ہے۔ ۱۴۴ رصفحات کی اس کتاب میں سب سے پہلے عرض نور کے تحت مصطفٰی حسین نقوی اسیفؔ جائسی کے قلم سے اداریہ ہے اس کے بعد ''معاً کچھ'' کے عنوان کے تحت م۔ر۔عابد کے قلم سے

کتاب اور مصنف کتاب کا تعارف ہے۔کتاب کے آخر میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کی شائع کردہ کتابوں کی فہرست ہے۔اس کی اشاعت جون ۲۰۱۱ء میں ہوئی۔

(۲۶)ماں۔

شاعر اہلبیتؑ جناب سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی کی مشہور نظم اردو ہندی اور انگریزی میں یکجا دیدہ زیب کور کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔اردو میں عرض نور (اداریہ) مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی کے قلم سے ہےاس کے بعدم۔ر۔عابد کے قلم سے''رحمت عنوان ربوبیت نشان ماں کے نام'' کے تحت م۔ر۔عابد معلوماتی مقدمہ ہےاس کے ساتھ پروفیسر وحیداختر صاحب علی گڑھ اور میثم عصر مولانا فیروز حیدر عابدی صاحب کے کتاب کے متعلق خیالات ہیں۔اس کے بعد''ماں'' سے متعلق ۴۰؍احادیث معصومینؑ ہیں۔یہ کتاب ستمبر ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی۔

(۲۷)بہن: یہ کتاب بھی جناب رضاؔ سرسوی کے حمد،نعت،منقبت سلام اور مسدس کا مجموعہ ہے۔اس میں بھی پہلے اسیفؔ جائسی کے قلم سے عرض نور کے تحت اداریہ ہےاس کے بعد''ماں بدل بہن کے نام'' کے تحت م۔ر۔عابد کا مقدمہ ہےاس کے بعد سید اجمال اصغر نقوی شمس آبادی،مولانا سید علی عباس سرسوی پاکستان،جناب باقر صاحب،اور جناب فیاض زیدی صاحب کراچی کے تاثرات ہیں۔اور پھر حمد خدا سے آغاز کتاب ہے۔یہ کتاب ۱۲۰؍صفحات پر مشتمل ہےاور ستمبر ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی۔

(۲۸)نور ھدایت فائونڈیشن کے خدمات و عزائم: آغاز سے اب تک نور ہدایت فاؤنڈیشن کے خدمات اور عزائم کا تفصیلی ذکر ہےاس میں''ہندوستانی شیعہ انسائکلو پیڈیا'' کے مختلف فارم بھی طبع ہوئے ہیں دس ہزار کی تعداد میں ملک و بیرون ملک یہ کتاب شیعہ انسائکلو پیڈیا فارم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے مفت ارسال کئے گئے ہیں۔اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی غرض سے اسے دوبارہ عنقریب شائع کرنے کی تیاری ہے۔یہ کتاب اکتوبر ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی اور ۴۸؍صفحات پر مشتمل ہے۔

(۲۹)فغانِ زائرہ: خانوادۂ اجتہاد کے مشہور عالم دین ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین کی دختر نیک اختر محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ کے ۲۵؍نئے نوحے ہیں۔نوحوں سے پہلے حمد خدا اور پھر نعت رسولؐ ہے اداریہ مصطفیٰ نقوی اسیفؔ جائسی کے قلم سے ہےاداریہ کے بعد''زائرہؔ کی نوحہ نگاری:ایک تعارف''م۔ر۔عابد کے قلم سے ہے۔

اس کی شاعت نومبر ۲۰۱۲ئء میں ہوئی۔کتاب کے آخر میں فہرست مطبوعات نور ہدایت فاؤنڈیشن ہے۔

(۳۰)بیٹی: شاعر اہلبیت سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی کی منقبتوں،نوحوں،نظموں،مخمس اور مسدس کا مجموعہ،بہترین دیدہ زیب کور کے ساتھ ستمبر ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا۔اس میں بھی عرض ناشر اسیفؔ جائسی اور پیش لفظ ادیب باکمال م۔ر۔عابد

کے قلم سے ہے۔ جو کتاب کی مناسبت سے بہترین مضمون ہے۔

مذکورہ بالا کتابوں کے علاوہ تقریباً ۵۰ کتابیں ٹائپ ہو چکی ہیں اور طباعت کے لئے آمادہ ہیں۔

مذکورۂ بالا مستقل کتابوں کے علاوہ خاندان اجتہاد کے نامور عالم دین علمبردار اتحاد بین المسلمین صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد نقوی رحمت مآب اعلیٰ اللہ مقامہٗ کے دیسے کے موقع پر ہر سال علمائے امامیہ ہند کے مقدس تذکروں پر مشتمل سالنامہ بعنوان ''خاندان اجتہاد نمبر'' بھی شائع ہوتا ہے۔ نور ہدایت فاؤنڈیشن کے قیام کے بعد سے اب تک اس سلسلے کے ۹ شمارے شائع ہو چکے ہیں اس کا ہر شمارہ تحقیقی دستاویز کی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ہر شمارے میں شائع ہونے والے تذکروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۴، تاریخ اشاعت اکتوبر ۲۰۰۰ء:-

اس شمارے کے دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر خاندان اجتہاد کے سات علماء کرام کی تصویریں چھپی ہیں جن میں حضرت غفران مآبؒ، سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ، عماد العلماء سید مصطفی میر آغا علیین مآبؒ، قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن، عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین معروف بہ کبّن صاحب، ملاذ العلماء مولانا سید حسن اور محقق اعظم سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی کی تصویریں ہیں اور بائیں جانب کے کور پر نور ہدایت فاؤنڈیشن کے بانی و سرپرست قائد ملت مولانا کلب جواد نقوی مدظلہ اور ان کے والد بزرگوار صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد صاحب کی نمایاں تصویر ہے۔ اس شمارے میں اداریہ مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور پھر اسیفؔ جائسی صاحب ہی کے قلم سے ۱۲ رصفحات پر مشتمل ایک طویل اور تحقیقی مضمون ہندوستان کے اولین مجتہد مجدد شریعت آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفرانمآب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت، حیات اور ان کے کارناموں سے متعلق ہے۔ اس کے بعد حدیث قدسی کے عنوان کے تحت امتیاز الشعرء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی طاب ثراہ کا ۲۷ ربندوں پر مشتمل ایک مسدس ہے۔ یہ مسدس حضرت غفران مآبؒ کی حیات ہدایت آموز کا مرقع ہے۔ اس کے بعد مولانا عازم حسین عزمؔ کا تالیف کردہ ایک مضمون بعنوان ''سلطان العلماء و سید العلماءؒ مرزا دبیر اعلی اللہ مقامہ کی نظر میں'' ہے اس مضمون میں مولف نے مرزا دبیرؔ کے اس معرکہ آرا مرثیہ کے وہ بند منتخب کئے جس میں مرزا دبیرؔ نے سلطان العلماء و سید العلماء کی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۲۳ ر پر ''مرجع اعظم آیۃ اللہ میر آغا'' کے عنوان کے تحت فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی مرحوم کا معلوماتی اور تحقیقی مضمون ہے۔ اس کے بعد مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی کا ایک اور تحقیقی مضمون بعنوان ''فقیہ اہلبیت سرکار شریعت مدار خاتم المتفقہین عماد العلماء مولانا سید مصطفی عرف میر آغا صاحب علیین مآب'' اس مضمون میں حضرت علیین مآبؒ کی حیات اور کارناموں کا مختصر مگر تحقیقی تذکرہ ہے یہ مضمون ۴ رصفحات پر مشتمل ہے۔ اس

کے فوراً بعد پھر ایک مضمون حضرت قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن طاب ثراہ کی حیات اور کارناموں پر ہے۔ مضمون کے آخر میں چند بزرگ اور کہنہ مشق شعراء کرام کی مولانا آقا حسن صاحب کی تعریف وتوصیف اور تاریخ انتقال کے سلسلے میں نظمیں اور قطعات تاریخ ہیں۔ اس مضمون کے بعد فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی مرحوم کا ایک مضمون بعنوان ''مولانا علی غضنفر اجتہادی صاحب سرکار قدوۃ العلماء کے سرگرم رفیق کار'' شائع ہوا ہے۔ اوراس کے بعد پھر اسیفؔ جائسی کا ایک ایسے کہنہ مشق شاعر پر مضمون ہے جسے لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا مگر اس کے باوجود اس کے مرثیوں اور نوحوں کی دھوم جہاں جہاں فرش عزائے امام حسینؑ بچھتا ہے، نظر آتی ہے یہ مضمون بعنوان ''اردو کا امّی مرثیہ گو سید صادق علی نقوی حسینؔ جائسی المعروف بہ چھنگا صاحب'' شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے بعد اسی امی شاعر کا وہ معرکہ آراء مرثیہ بھی ہے جس کا مطلع زبان زد ہر عزادار ہے یعنی مرثیہ شام غریباں ''آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم'' مرثیہ کے بعد ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین اخترؔ طاب ثراہ کا انتخاب کلام ہے اور پھر محقق اعظم سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ پر ڈاکٹر نیر مسعود صاحب کا معلوماتی مضمون ہے پھر صفحہ ۶۰ پر ''مجلس شام غریباں کا آغاز وارتقا کے عنوان کے تحت سید عازم حسین عزمؔ صاحب کا مختصر مگر معلوماتی مضمون ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مجلس کا آغاز کب اور کس نے کیا۔ اوراس کے بعد پھر موصوف کا ایک اور مضمون ہے جس میں مولانا سید حسن صاحب کا مختصر تعارف ہے۔ غرض پورا سوونیئر تحقیقی اور معلوماتی ہے اور ۹۲ رصفحات پر مشتمل ہے۔

(۲) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۵، تاریخ اشاعت محرم ۱۴۲۵ھ / فروری ۲۰۰۴ء:-

تذکروں کا یہ گلدستہ پورے ۱۰۰ رصفحات پر مشتمل ہے۔ دائیں جانب کے کور پر ۹ علمائے امامیہ ہند کی تصویریں ہیں اور بائیں جانب کے کور پر صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد صاحب اور مفکر اسلام ڈاکٹر مولانا کلب صادق صاحب اور قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کی تصویریں ہیں۔ اس میں اداریہ اسیفؔ جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور مجدد ملت جعفریہ حضرت غفران مآب مولانا سید دلدار علی صاحب طاب ثراہ کے عنوان کے تحت ایک تحقیقی مضمون سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کا ہے اور پھر حضرت غفران مآب پر ہی علامہ سید سعید اختر رضوی گوپالپوری کا مضمون ہے۔ اس کے بعد پھر بعنوان ''آیۃ اللہ العظمیٰ مجتہد اعظم سید دلدار علی غفران مآبؒ'' ایک مضمون علامہ سید محمد رضی صاحب، پاکستان کا ہے پھر امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی طاب ثراہ کا ۵۷ ربندوں پر خاندان اجتہاد نامی طویل مسدس ہے یا یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ خاندان اجتہاد کی نظمیہ تاریخ ہے۔ پھر مہرؔ جائسی کی ''ناخدائے ملت'' کے عنوان کے تحت نظم اور اس کے بعد سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب ابن حضرت غفران مآب پر آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کا تحقیقی مضمون اور پھر اسی شخصیت یعنی حضرت سلطان العلماء پر عماد العلماء علامہ سید محمد رضی طاب ثراہ کا مختصر مگر معلوماتی مضمون ہے۔ اس کے بعد

جنت مآب پر سرکار سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کا تحقیقی مضمون ہے جس میں جناب جنت مآب کی مختصر سوانح اوران کے کارناموں کا تذکرہ ہے۔اس کے بعد فقیہ اہلبیت عماد العلماء سید محمد مصطفی عرف میر آغا الملقب بہ علیین مآب رحمۃ اللہ علیہ پھر مولانا سید ابوالحسن مجتہد پھر بانی شیعہ کالج و یتیم خانہ قدوۃ العلماء علامہ سید آقا حسن صاحب قبلہ پر پھر ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید کلب حسین طاب ثراہم پر مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ کے مضامین ہیں۔اس کے بعد عالم اسلام کی نامور شخصیت محقق اعظم سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی جن کے صرف قلمی کارناموں کا احاطہ کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے اس عظیم شخصیت پر علامہ سید سعید اختر رضوی گوپالپوری کا مضمون بھی کافی حد تک لائق استفادۂ محققین ہے۔اس کے بعد پھر صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد صاحب اور پھر لسان العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب پر بھی مولانا سعید اختر صاحب گوپالپوری کے مضامین عالیہ ہیں۔آخر میں ۱۰ ؍صفحات پر مشتمل ''انیسویں، بیسویں صدی مسیحی میں اودھ کے شیعہ مراکز فتاویٰ'' کے عنوان کے تحت سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی صاحب کا مضمون ہے اس مضمون میں انیسویں اور بیسویں صدی کے اودھ کے تمام شیعی مراکز فتاویٰ کا جائزہ واحاطہ کرلیا گیا ہے۔اس مضمون کے بعد خاندان اجتہاد کے عنوان کے تحت مولانا نسیمؔ امروہوی طاب ثراہ کے مسدس کے منتخب بند شامل اشاعت ہے۔

(۳) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۶ تاریخ اشاعت دسمبر ۲۰۰۴ء:-

یہ پورا گلدستۂ تذکار ۱۳۲ ؍صفحات پر مشتمل ہے، دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر خانوادۂ اجتہاد کے ۹ ؍ممتاز علمائے کرام کی تصویریں اور بائیں جانب صفوۃ العلماء مولانا کلب عابد صاحب اور مفکر اسلام مولانا کلب صادق صاحب اور قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کی تصویریں ہیں رسالہ کا ٹائٹل کور پلٹتے ہی کور کی پشت پر حضرت غفران مآب کی تصویر کے ذیل میں حضرت غفران مآب کی مرکزی اور نمایاں شخصیت پر علامہ و مولانا عبدالحسین فلسفی کا بلیغ تبصرہ ہے۔اس شمارے میں اسیفؔ جائسی صاحب کا اداریہ بعنوان ''حضرت غفران مآب'' لائق استفادہ ہے۔اس کے بعد مجدد شریعت حضرت غفران مآبؒ پر ایک تحقیقی مضمون محقق اعظم حضرت سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کا ہے اوراس کے بعد ۴۸ ؍اشعار پر مشتمل غفران مآبؒ کا ایک معرکہ آرا قصیدہ درشان حضرت علی ابن ابی طالب فارسی زبان میں ہے اس کے بعد حضرت غفرانمآبؒ کی شان میں مولانا سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی کی نظم ہے۔پھر بعنوان ''استاد ہر استاذ'' ایک مسدس جناب بادشاہ مرزا صاحب ثمرؔ لکھنوی کا ہے جس میں حضرت غفران مآبؒ کی مدح و ثنا اوراس کے بعد ان کی خدمات کا بھرپور اعتراف ہے۔پھر ''ہندی موسیٰ'' کے عنوان کے تحت مولانا دلدار علی نقوی رازؔ اجتہادی کا مسدس درشان حضرت غفران مآبؒ ہے۔اردو زبان میں یہ مسدس ایک طرح سے حضرت غفران مآب کی نظمیہ سوانح ہے۔اس کے بعد ''رہنمائے حق'' کے عنوان کے تحت جناب محشرؔ لکھنوی صاحب کی

نظم ہے جس میں حضرت غفران مآبؒ کی مدح وثنا اور ان کے کارناموں کا تذکرہ ہے، اس کے بعد بعنوان ''سید المصلحین حضرت غفران مآبؒ'' ایک نظم جناب تنویر مہدی نقوی تنویرؔ نگروری صاحب کی ہے اس میں بھی حضرت غفران مآبؒ کی مدح وثنا کے بعد ان کے پانچوں فرزندان کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ غفران مآبؒ کی تصنیفات کا تذکرہ ہے۔ بعد از آن حضرت سلطان العلماء بن حضرت غفران مآبؒ جنہوں نے ہند میں شرعی حکومت کا قیام کیا اس عظیم شخصیت پر فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی صاحب طاب ثراہ کا معلوماتی مضمون ہے۔

پھر بانی شیعہ کالج لکھنؤ وشیعہ یتیم خانہ، قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن طاب ثراہ پر جناب ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کا مضمون اور پھر اسی عظیم مرتبت شخصیت یعنی قدوۃ العلماء مولانا آقا حسن صاحب پر اسیفؔ جائسی صاحب کا تحقیقی مضمون ہے۔ اس مضمون کے آخر میں مولف نے شعراء کے ان منتخب اشعار کو بھی شامل مضمون کیا ہے جن اشعار میں حضرت قدوۃ العلماء کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد قدوۃ العلماء ہی کی شان میں ایک مدحیہ نظم اور دو عدد قطعات تاریخ ہجری اور عیسوی سن میں جناب تنویرؔ نگروری کے اور پھر بعنوان معمار قوم ایک قصیدہ شبیبؔ جائسی کا اور پھر قدوۃ العلماء طاب ثراہ ہی کی شان میں تذہیبؔ نگروری کا ایک قصیدہ بعنوان ''مردِ مستقبل شناس'' ہے۔ اس کے بعد نواب سید محمد زکی علی خان صاحب ہاتفؔ کی سفارتی رپورٹ میں ذکر علمائے خاندان اجتہاد کے عنوان کے تحت ایک مضمون مولوی فصاحت حسین صاحب کا ہے۔ پھر خانوادۂ اجتہاد کی ایک امّی مگر نامور صاحب کمال شخصیت یعنی چھنگا صاحب حسینؔ جائسی پر جناب عابد حسین حیدری صاحب کا معلوماتی مضمون مع نمونہ کلام شامل ہے جس کے مطالعہ کے بعد کوئی بھی اس امّی شاعر کے کمال کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر کتب مفیدۂ سرکار سید العلماء کے عنوان کے تحت مولانا حیدر علی صاحب مقیم بہ شام کا مضمون ہے جس میں سرکار سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ کی صرف ان کتابوں کی فہرست ہے جو اسیفؔ جائسی صاحب کے کتب خانے میں موجود ہیں یا جن کے نام دوسری کتابوں میں مولف کو مل سکے ہیں پھر ''رودادِ خونچکاں'' نامی حضرت صفوۃ العلماء کی شان میں ثمرؔ ہلوری صاحب کا مسدس اور پھر نور ہدایت کے سرپرست وبانی قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کی ولادت باسعادت پر علماء ومومنین کی دعاؤں کے مستجاب ہونے کے سلسلے میں جناب سروش اکبر نقوی صاحب الہ آباد کا مضمون ہے۔ آخر میں صفوۃ العلماء مولانا کلب عابد صاحب کی زندگی ایک نظر میں کے عنوان کے تحت مولانا کلب عابد صاحب کی زندگی کا مختصر خاکہ ہے۔ اس طرح ۱۳۲ صفحات پر مشتمل یہ گلدستۂ تذکار بھی ایک تحقیقی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۴) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۷ تاریخ اشاعت دسمبر ۲۰۰۵ء:-

دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر مجدد شریعت آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی نقوی غفران مآب کی تصویر اور بائیں جانب

کے کور پر صفوۃ العلماء مولانا کلب عابد صاحب، مفکر اسلام مولانا کلب صادق صاحب اور قائد ملت مولانا کلب جواد صاحب کی تصویر ہے اس شمارے میں اداریہ بعنوان ''موسس خاندان اجتہاد'' اسیف جائسی صاحب کے قلم سے ہے اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت غفران مآبؒ اور ان کے پانچوں فرزندان (۱) آیۃ اللہ العظمیٰ سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ (۲) آیۃ اللہ سید علیؒ (۳) آیۃ اللہ سید حسن (۴) آیۃ اللہ سید مہدی (۵) آیۃ اللہ سید حسین علیین مکانؒ کی ذات حمیدہ صفات پر لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی کے نثر پارے ہیں جس سے ان عظیم المرتبت شخصیتوں کے اعلیٰ مراتب کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد ''علامہ سید العلماء علیین مکان'' کے عنوان کے تحت استاذ العلماء علامہ سید گلاب علی شاہ بخاری کا مضمون ہے اس کے بعد حضرت باقر العلوم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر رضوی طاب ثراہ پر صاحب مطلع انوار مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی کا مضمون ہے۔ اس کے بعد خانوادہ کے نمایاں اور ہندوستان کے مایہ ناز بلند افکار شاعر خلاق مضامین نواب مولانا سید مہدی حسین نقوی ماہرؔ اجتہادی پر بھی لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی کا تحقیقی اور معلوماتی مضمون اس گلدستہ کی شان کو دوبالا کر دیتا ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کے صاحب قلم کار سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ پر بزرگ صحافی جناب سلامت علی رضوی صاحب کا مضمون ہے جس میں انہوں نے سید العلماء کے ساتھ گذرے ہوئے یادگار لمحوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد آخر میں خاندان اجتہاد کے موجودہ نامور شاعر، شاعر آل محمد سید قائم مہدی نقوی ساحرؔ اجتہادی کا مرثیۂ علم اور علماء ہے۔ اس گلدستہ کے درمیان خانوادۂ اجتہاد کے بزرگ علمائے کرام کی تصاویر بھی مع تاریخ ولادت ووفات رہروانِ جادۂ تحقیق کے لئے کام کی ہیں۔ پورا شمارہ ۱۲۴ رصفحات پر مشتمل ہے۔

(۵) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۸ تاریخ اشاعت دسمبر ۲۰۰۶ء کل صفحات ۱۲۴

مندرجات حسب ذیل ہیں (۱) اداریہ (۲) سلسلہ نسل غفران مآب، مصنف: آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ (۳) ذاکر شام غریباں مولانا کلب حسین مجتہد از قلم سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی (۴) حسینیۂ مجدد شریعت حضرت غفران مآب از قلم ابوالبلاغہ مولانا سید علی داور صاحب قبلہ (۵) حسینیۂ حضرت غفران مآبؒ مصنف مولانا سید آغا مہدی اجتہادی (۶) مدرسۂ سلطانیہ اودھ کی پہلی سرکاری امامیہ درسگاہ از قلم فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی طاب ثراہ۔ مذکورۂ بالا تمام مضامین کا انتخاب مدیر رسالہ کی بالغ نظری کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(۶) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۹ تاریخ اشاعت ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ / نومبر ۲۰۰۷ء کل صفحات ۱۳۲:-

دائیں جانب کے ٹائٹل کور پر خانوادۂ اجتہاد کے ۹ مرحوم علماء کرام اور بائیں جانب کے کور پر درمیان میں صفوۃ العلماء

مولانا سید کلب عابد نقوی رحمت مآب طاب ثراہ کے علاوہ اس خانوادہ کے ان موجودہ علمائے کرام کی تصویریں ہیں جو آج بھی الحمدللہ علمی، ادبی، تحریری، تقریری اور تحقیقی امور انجام دینے میں مصروف ہیں، خدا ان تمام علماء کرام کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

اس تذکرے کے مندرجات حسب ذیل ہیں: (۱) اداریہ ازقلم مدیر اسیفؔ جائسی (۲) مجدد شریعت محیی ملت حضرت غفران مآب ازقلم آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی (۳) خاندان اجتہاد اور عزاداری ازقلم مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی (۴) قصیدہ درزبان فارسی ازقلم حضرت غفرانمآبؒ (۵) سلطان العلماء رضوان مآبؒ ازقلم سید العلماء سید علی نقی نقوی (۶) ہندوستان کی پہلی مسند اجتہاد اور شیعوں کی پہلی نماز جماعت ازقلم مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی (۷) ممتاز العلماء جنت مآبؒ ازقلم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی طاب ثراہ (۸) خلاق مضامین نواب مولانا مہدی حسین ماہر اجتہادیؒ ازقلم مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی (۹) آقائے قوم قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن ازقلم سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی (۱۰) طوفان درد — رثاء سید العلماء ازقلم ادیب باکمال م۔ر۔ عابد صاحب (لکھنو) (۱۱) خاندان اجتہاد (مسدس) ازامتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی۔

یوں تو اس سلسلہ کا ہر شمارہ باعظمت وبا اہمیت ہے مگر اس شمارے میں نہایت تحقیقی مواد جمع کردیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ شمارہ تمام شماروں میں امتیازی شان واہمیت کا حامل ہے۔

(۷) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۱۰ تاریخ اشاعت شوال ۱۴۲۹ھ/اکتوبر ۲۰۰۸ء

دائیں جانب کے سرورق پر موسس خاندان اجتہاد حضرت غفران مآبؒ کی تصویر اور بائیں جانب کے سرورق پر مع غفران مآبؒ اس خانوادہ کے چودہ علمائے کرام کی تصویریں ہیں۔ مندرجات حسب ذیل ہیں:-

(۱) اداریہ ازقلم ادیب باکمال م۔ر۔ عابد لکھنو (۲) حضرت غفران مآبؒ اور عماد الاسلام ازقلم علامہ عبدالحسین صاحب فلسفی رحمۃ اللہ علیہ (۳) مدرسۂ سلطانیہ کے محرک ومرغب ازقلم فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی مرحوم (۴) مدرسۂ سلطانیہ کے منتظم ومدرس اعلیٰ یہ مضمون بھی چودھری سید سبط محمد نقوی طاب ثراہ کا ہے (۵) آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد ابراہیم ازقلم زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب (۶) آیۃ اللہ سید ابوالحسن رضوان مکان ازقلم علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی طاب ثراہ (۷) خاندان اجتہاد — یونسؔ زید پوری کی تاریخوں میں، ازقلم م۔ر۔ عابد (لکھنؤ) (۸) عربی ادب میں سید العلماء کا مقام اور کارنامے، از

مشہور صحافی جناب سلامت رضوی صاحب، لکھنؤ (۹) قلم آشوب پروفیسر سید وحید اختر، علی گڑھ (۱۰) آفتابِ علم وعمل (نظم) از جناب اعجاز بہوی صاحب (۱۱) تاریخ وفات سید العلماء (قطعہ ونظم) از جناب تنویر نگروری صاحب (۱۲) محقق اعظم کی یاد میں (نظم) از تذہیب نگروری اور آخر میں اتحاد بین المسلمین کے نقیب کا آخری خطبہ۔ پورا تذکرہ معلومات کا خزانہ ہے۔

(۸) خاندان اجتہاد نمبر (شمارہ ۱۱) تاریخ اشاعت شوال ۱۴۳۰ھ / اکتوبر ۲۰۰۹ء

پورا شمارہ ۱۰۰ ر صفحات پر مشتمل ہے، دائیں جانب کے سرورق پر ۹ علمائے کرام کی تصویریں ہیں اور بائیں جانب کے کور پر دبستان خاندان اجتہاد کے نو کہنہ مشق شعرائے کرام کی تصویریں ہیں اس اعتبار سے یہ ٹائٹل کور خاصی اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ان بزرگ ہستیوں کی تصویریں ہیں جن کے علم وعمل کی بالادستی کے ہندو بیرون ہند کے تمام مومنین معترف ہیں۔ اس تذکرہ کے مندرجات حسب ذیل ہیں (۱) اداریہ از قلم جناب م۔ ر۔ عابد (۲) حیات فردوس مکان از قلم حکیم الامت علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی طاب ثراہ (۳) اودھ کے سرمائے سے عرب میں ٹھنڈا پانی از قلم مولانا آغا مہدی صاحب (۴) استاذ الشعراء مولانا سید محمد کاظم جاوید آ جتہادی از قلم حسینی شاعر سید ظفر عباس نقوی فضل اجتہادی (۵) مرثیہ درحال ذاکر شام غریباں مولانا سید کلب حسین از قلم نواب سید سرفراز علی خان شاکر (۶) وصیت نامہ وعکس وصیت نامہ از عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین طاب ثراہ (۷) سید العلماء کی شخصیت کے چند خصوصی وامتیازی خطوط از قلم م۔ ر۔ عابد (۸) قطعات تواریخ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد، مولفۂ محترمہ بنت زہرا لکھنؤ (۹) اتحاد بین المسلمین کے نقیب کا آخری خطبہ۔ پورا شمارہ صوری ومعنوی اعتبار سے لائق دید ولائق مطالعہ ہے۔

(۹) خاندان اجتہاد نمبر (شمارہ ۱۲) تاریخ اشاعت ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / نومبر ۲۰۱۰ء

اس شمارے کے دائیں سرورق پر خاندان اجتہاد کے ۹ ر ممتاز علمائے کرام کی تصویریں اور بائیں جانب کے سرورق پر دبستان خاندان اجتہاد کے ۹ ر شعرائے کرام کی تصویریں ہیں مندرجات حسب ذیل ہیں (۱) اداریہ از قلم جناب م۔ ر۔ عابد (۲) خصائص علویہ (خصوصیات غفرانمآبؒ) از قلم مولانا آغا مہدی صاحب (۳) صاحب ذوالفقار از مولانا احمد علی صاحب واعظ (۴) غفران مآبؒ اور مشاہد مقدسہ از قلم مولانا سید علی داور صاحب (۵) غفران مآب ایک فلسفی کی نظر میں از مولانا شیخ محمد مصطفی صاحب (۶) تذکرۂ فرزندان غفران مآبؒ از قلم مولانا سید محمد جواد صاحب قبلہ (۷) اعلم العلماء سید سبط حسین نقوی جائسی از قلم مولانا سید علی داور صاحب (۸) حجۃ الاسلام مولانا سید محمد تقی ابن سید العلماء سید ابراہیم از قلم مولانا آغا مہدی صاحب قبلہ (۹) سید العلماء حیات اور کارنامے از قلم مشہور صحافی جناب سلامت علی رضوی (۱۰) استاذ الاساتذہ مولانا سید محمد

رضوی ازقلم سید محمد محسن لکھنؤ (۱۱) غفران مآب سے رحمت مآب تک از بزرگ صحافی جناب سلامت علی رضوی صاحب (۱۲) صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد طاب ثراہ کا پیغام مؤلف فاضل نبیل چودھری سید سبط محمد نقوی صاحب (۱۳) مبلغ اتحاد واتفاق ازقلم جناب احمد ابراہیم علوی صاحب سب سے آخر میں اتحاد بین المسلمین کے نقیب کا آخری خطبہ۔ یہ شمارہ نومبر ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا ہے۔ پورا شمارہ ۱۰۰ رصفحات پر مشتمل ہے۔خیال رہے کہ اس سلسلے کے شمارہ ۴ رکی اشاعت سے پہلے تین شمارے نور ہدایت کے قیام سے پہلے شائع ہوئے تھے مگر ان میں ہر شمارے میں صرف ایک یا دو مضمون تذکرۂ علماء سے متعلق ہوتے تھے، باقی مذہبی مضامین ہوتے تھے۔

(۱۰) خاندان اجتہاد نمبر شمارہ ۱۴/ تاریخ اشاعت ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ/اکتوبر ۲۰۱۲ء:

مثل سالہائے گذشتہ اس سال نامے کے بھی دائیں سرورق پر خانوادۂ اجتہاد کے ۹ رعلمائے کرام کی تصویریں اور بائیں جانب کے سرورق پر دبستان خاندان اجتہاد کے ۹ رشعراء کرام کی تصویریں ہیں۔اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں۔

(۱) اداریہ بعنوان خاندان اجتہاد کے نام ازقلم م۔ر۔ عابد (۲) حضرت غفران مآبؒ ازقلم زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب، (۳) سرکار سید العلماء بحیثیت مدرس ازقلم مولانا سید محمد شاکر نقوی صاحب، (۴) ادیب اعظم مولانا سید محمد باقر شمسؔ ازقلم جناب حسین انجم صاحب، پاکستان، آخر میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کی اب تک کی فہرست مطبوعات ہے۔ یہ شمارہ بھی معلوماتی اور لائق استفادہ ہے۔

نورھدایت بک ڈپو

نور ہدایت کے شعبۂ اشاعت کے علاوہ نور ہدایت فاؤنڈیشن نے اپنی مطبوعات کے ساتھ ساتھ دیگر قومی ناشروں کی کتابوں کی فروخت کے لئے نور ہدایت بک ڈپو بھی قائم کیا ہے جو نور ہدایت کے زیر انتظام چل رہا ہے تاکہ شائقین مطالعہ اپنی من پسند کتابیں خرید کر مطالعہ فرماسکیں۔مذکورہ خدمات کے علاوہ نور ہدایت کے زیر نگرانی رحمت مآب دارالمطالعہ بھی باذوق قارئین کے لئے اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ساتھ ہی کتب خانہ عمدۃ العلماء جو کئی ہزار دینی کتابوں کا قابلِ قدر ذخیرہ ہے نور ہدایت کے زیر نگرانی محققین و مصنفین حضرات کو سیراب کررہا ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہماری ویب سائٹ www.noorehidayatfoundation.com بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر نور ہدایت کی تمام مطبوعات اور شعاع عمل میں چھپے ہوئے مضامین کی فہرست وغیرہ بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

شعبۂ امداد

نور ہدایت فاؤنڈیشن حسب حیثیت نادار اور غریب طالب علموں کی وقتاً فوقتاً مالی امداد بھی کرتا رہتا ہے جس کی تفصیل نور ہدایت کے سالانہ حساب کتاب (رٹرن) میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ ان غریب اور بے سہارا مریضوں کے علاج کے لئے بھی حسب حیثیت مدد کرتا ہے جو واقعاً اپنا علاج کرانے سے قاصر ہیں۔گذشتہ سال ایسے کتنے لوگوں کی اور کن کن لوگوں کی مدد کی گئی اس کی تفصیل نور ہدایت کے (رٹرن) میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے جن کی امداد کی گئی ہے ان کی عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان لوگوں کا نام بہ نام تذکرہ کرنا غیر مناسب ہے۔

مستقبل میں ہمارے اہم منصوبے

☆ پہلے اردو پھر ہندی اور انگریزی اور اس کے بعد دیگر ہندوستانی زبانوں میں تخلیق وترتیب وترجمہ

☆ معصومینؑ اور دیگر برگزیدہ ہستیوں کی سوانح کی اشاعت

☆ خاندان اجتہاد اور دوسرے علماء و مصنفین کے افادات عالیہ کی اشاعت

☆ شیعیت اور شیعوں کی تاریخ

☆ علماء، ادباء اور دانشوروں کے تذکروں کی کتابی شکل میں اشاعت

☆ اخلاقیات اور اصلاح رسوم پر مزید مفید عام لٹریچر کی اشاعت

☆ عماد الاسلام، ضربت حیدریہ، نزہۂ اثنا عشریہ، حدیقۂ سلطانیہ، عبقات الانوار جیسی اعلیٰ پایہ حوالہ جاتی کتابوں کی تلخیص وتہذیب وترجمہ

☆ اور سب سے اہم شیعہ انسائیکلو پیڈیا کی تیاری

مگر

ان اہم امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمیں آپ کے اخلاقی تعاون کے ساتھ ساتھ آپ کے مالی تعاون کی بھی اشد ضرورت ہے جس کے بغیر ان عظیم منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک لے جانا تقریباً ناممکن ہے لہٰذا نور ہدایت کی جی کھول کر مالی مدد فرمائیں تا کہ علمی، ادبی اور تحقیقی امور کے ساتھ ساتھ قومی اور سماجی امور بھی انجام پاتے رہیں۔

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی

مدیر مسئول ماہنامہ 'شعاع عمل' (ہندی و اردو) و خاندان اجتہاد نمبر

و مدیر ہفت روزہ 'واعظ' لکھنؤ و دبیر مؤسسہ نور ہدایت لکھنؤ